

الجواب حامداً ومصلحاً

گائے کا گوشت بلاشبہ حلال ہے، اور اس کا کھانا بلا کراہت جائز ہے، بعض روایات حدیث میں گائے کے گوشت کو بیماری کہا گیا ہے، یہ حدیث الفاظ کے تھوڑے بہت فرق کے ساتھ مختلف کتب حدیث میں مذکور ہے، مستدرک حاکم کے الفاظ یہ ہیں:

عليكم بالبيان البقر وسمنانها وإياكم ولحومها فإن ألبانها وسمنانها دواء وشفاء ولحومها داء -

آپ نے سوال میں جو اردو عبارت نقل کی ہے، اگر یہ بعینہ حدیث کا ترجمہ ہے تو ان الفاظ کے ساتھ کوئی حدیث نہیں مل سکی، تاہم گائے کے گوشت سے متعلق روایات کے بارے میں محدثین کا کہنا ہے کہ ان روایات میں مخصوص علاقوں کے لئے گائے کے گوشت کے طبی نقصان کو بتایا گیا ہے، یعنی گائے کے گوشت میں جو طبی نقصانات ہیں ان کے پیش نظر اس سے بچنے کا مشورہ دیا ہے۔ اطباء نے گائے کے گوشت کے متعلق کہا ہے کہ اس کا گوشت خشک ہوتا ہے، اور حجاز مقدس کی آب و ہوا بھی خشک ہے، خشک آب و ہوا میں خشک چیز کا استعمال مضر ہو سکتا ہے، چنانچہ اس سے بچنے کا مشورہ دیا گیا، اس کے برخلاف گائے کا دودھ اور مکھن تر ہیں جو خشک علاقہ کے لئے موزوں اور مفید ہیں، اس لئے آپ ﷺ نے گائے کے دودھ اور مکھن کو باعثِ شفا فرمایا؛ لہذا اگر کسی علاقے کا موسم خشک نہ ہو تو وہاں گائے کا گوشت مضر صحت بھی نہیں ہوگا۔ اور یہ سب تفصیل بھی اس وقت ہے جبکہ یہ حدیث صحیح ہو، اگر یہ حدیث ضعیف ہو جیسا کہ بہت سے محدثین نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے، تو اس حدیث سے گائے کے گوشت کو مضر ثابت کرنا ہی درست نہیں، اور خود آنحضرت ﷺ کا اپنی ازواجِ مطہرات کی طرف سے گائے کی قربانی کرنا صحیح احادیث سے ثابت ہے۔ (ماخذ تہذیب: ۳۱: ج ۲، ۹۲، ۳۰۱/۱۱)

فی مستدرک للحاکم: (حدیث رقم: ۸۳۴۱)

عن عبد الرحمن بن عبد الله بن مسعود عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال:

عليكم بالبيان البقر وسمنانها وإياكم ولحومها فإن ألبانها وسمنانها دواء وشفاء

ولحومها داء هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه -

وفى السنن الكبرى للبيهقي: (ج ۹، ص ۳۴۵)

عن عبد الله بن مسعود رضى الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ان الله عز وجل

لم ينزل داء الا وضع له شفاء الا السام فعليكم بالبيان البقر فانها ترم من كل شجر - عن مليكة

بنت عمرو الجعفية انها قالت لها عليك بسمن البقر من الذبحة أو من القرحتين فان رسول الله

صلى الله عليه وسلم قال ان ألبانها أو لبنها شفاء وسمنها دواء ولحمها أو لحومها داء -



علیکم بالبان البقر وسمانها وایاکم ولحومها فإن ألبانها وسمانها دواء وشفاء ولحومها داء رواه الحاکم عن ابن مسعود مرفوعاً قال فی الأصل وکبت فیہ جزأً ومما أوردته فیہ ما صح أنه صلی الله علیه وسلم ضحی عن نسائه بالبقر ولكن قال الحلیمی هذا لیس الحجاز ویوسه لحم البقر ورطوبة لبنها وسمانها فکأنه یرى اختصاص ذلك به وقال فی التمییز وتساهل الحاکم فی تصحیحه وقد ضحی النبی صلی الله علیه وسلم عن نساءه بالبقر وکأنه لعدم یمسر غیره أو لیان الحجاز وإلا فهو لا یتقرب إلى الله بالداء وقیل إنما خصص ذلك بالبقر فی الحجاز لیسه ویوسه لحم البقر ورطوبة ألبانها وسمانها واستحسن هذا التأویل -

وفی فیض القدير: (۴۵۸/۴)

علیکم بالبان البقر فإنها دواء وأسمانها شفاء من کل داء كما فی الحديث الذی قبله وایاکم ولحومها ای احذروا أکلها فإن لحومها داء قال الحلیمی : إنما قال ذلك لأن الأغلب علیها البرد والیس وبلاد الحجاز قشیة یابسة فلم یأمن إذا انضم إلى ذلك الهواء أکل لحم البقر أن یریدهم یسا فیتضرروا بها وأما لبنها فرطب وسمانها بارد ففی کل منها الشفاء من ضرر الهوى اهـ قال الزرکشی : وهو تأویل حسن قبل وهذا یعارضه ما صح أنه ضحی عن نساءه بالبقر ابن السنی وأبو نعیم فی الطب النبوی ک فی باب الطب عن ابن مسعود قال الحاکم : صحیح وأقره الذهبی وقال النسائی : قد تساهل الحاکم فی تصحیحه قال الزرکشی : قلت بل هو منقطع وفی صحته نظر فإن فی الصحیح أن المصطفی صلی الله علیه وسلم ضحی عن نساءه بالبقر وهو لا یتقرب بالداء الخ والله سبحانه وتعالى أعلم

المودع

آصف نوید

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۹ محرم الحرام ۱۴۴۳ھ

۲۳ نومبر ۲۰۲۱ء

البحر
صحیح
حسن

۱۲ - ۱۴۲۵ھ

البحر
صحیح
حسن

